بِسمِ اللّٰہ الرحمٰن الرحیم   ھو الناصر نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسُولہ الکریمؑ
وعلٰی عبدہ المسیح الموعودؑ
خُدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

از قلم ناصرہ بیگم خورشید آف کراچی حال امریکہ

حضرت ماموں جان منشی نورُ محمدؐ صاحب صحابیؓ کا ذکرِ خیر

حضرت ماموں جان قصبہ گوجرانوالہ میں پیدا ہُوئے
آپ کے والد صاحب کا نام فتح محمدؐ صاحب تھا۔ جو کہ اپنے
عہدہ کی وجہ سے "تحصیلدار" مشہور تھے۔ جو کہ
مشہور نامی گرامی سرا غرسان (کھوجی) کے بیٹے تھے۔
اُن کو اِس علاقے میں بہُت سی زرعی زمین بطورِ انعام
دی گئی تھی یہ زمین "موچیوالی" گاؤں کے نام سے مشہور تھی
اور اُن کو انعام کے طور پر ڈھیروں ڈھیر سونا ترازو میں
تول کر ملتا تھا۔ اُس وقت انگریزوں کی حکومت تھی۔ کسی
سردار نے اپنی بیٹی جو کہ انگریز ماں کی لڑکی تھی۔ اُن سے
شادی کر دی ماموں جان نے اپنی اس دادی کی وجہ سے بچپن
میں انگلش بولنی سیکھی ہُوئی تھی۔

آپ نے میٹرک تک تعلیم پائی اور منشی فاضل کیا۔
آپ کو فارسی کے علاوہ عربی پر بھی عبور حاصل تھا
آپ نے گلگت جا کر وہاں ملازمت کی اور محترم حضرت
خان بہادر غلام محمد صاحب رح کے ماتحت ملازم ہوئے اور
اُن کی ہی تربیت اور تبلیغ سے احمدیت سے روشناس ہوئے
اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بذریعہ خط بیعت کی ۔
اُس وقت آپ کی چھوٹی ہمشیرہ محترمہ نور بی بی صاحبہ جو
میری والدہ تھیں آپ کے پاس رہتی تھیں۔ اور جس وقت
حضرت ماموں جان اور ممانی اللہ بی بی صاحبہ دونوں میاں
بیوی دُعائیں کرتے تو وہ بھی ساتھ شامل ہو جاتیں اور اُسی
طرح دُعائیں کرتیں۔ اگرچہ والدہ صاحبہ کی عمر دس سال کی تھی.
اُس وقت ماموں جان نے بیعت کا خط لکھا۔ اُس وقت
والدہ صاحبہ نے اصرار کیا کہ میں نے بھی ایسا ہی کرنا ہے جو آپ
دونوں کر رہے ہیں۔ یعنی بیعت کرنی ہے ۔ ماموں جان نے جو
خط حضور اقدس علیہ السلام کی خدمت میں تحریر کیا ۔

اُس میں یہ بھی لکھ دیا کہ میری ھمشیرہ جس کی عُمر دس سال ہے

ضِدّ کر رہی ہے کہ میں نے بھی ایسا ہی کرنا ہے جو آپ کر رہے ہیں۔

حضرت اقدس ؑ کی طرف سے اِس خط کے جواب میں ایک

پوسٹ کارڈ آیا کہ آپ دونوں کی بیعت منظور کی جاتی ہے۔

اور سُرخ سیاہی سے ایک طرف لِکھّا کہ آپ کی دس سالہ ھمشیرہ

کی بیعت بھی منظور کی جاتی ہے۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہُوا تو

ماموں جان کو بہُت صدمہ ہُوا اور ملازمت چھوڑ کر قادیان آ گئے۔

حضرت اُمّ المومنین رض نے ازراہِ شفقت ان تینوں کے لئے

اپنے گھر کے نیچے والے حِصّہ میں رہائش کے لئے جگہ دیدی۔

یہ وُہ کمرے ہیں جہاں حضرت مصلح موعود رض کی ولادت ہُوئی تھی

یہاں رہائش کے وقت ماموں جان نے وصیت کے فارم پُر کئے۔

یہ حضرت مولوی صاحب یعنی خلیفۃ المسیح الاوّل رض کا زمانہ تھا۔

ماموں جان نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل سے درخواست کی کہ

مجھے مبلّغ کے طور پر باہر کسی مُلک میں تبلیغ کیلئے بھیجا جائے

مگر حضور نے فرمایا کہ آپ کی انگلش بہت اچھی ہے۔
صدر انجمن کو آپ جیسے تعلیم یافتہ لوگوں کی ضرورت ہے۔
آپ یہاں کام کریں چنانچہ آپ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے
بیت المال کے دفتر میں بطور ہیڈ کلرک کام کرتے رہے۔
جب خلافت ثانیہ کا قیام ہوا تو آپ اجازت حاصل کر کے
بلوچستان چلے گئے جہاں آپ نے مختلف شہروں میں ملازمت کی
کبھی کوئٹہ۔ کبھی سبی ڈھاڈر۔ کبھی چمن۔ سب جگہ آپ
اپنے طور پر تبلیغ میں مصروف رہے۔ ماریں بھی کھائیں۔
اور زندگی آپ پر تنگ کی گئی مگر آپ خاموشی سے پیغام حق
پہنچاتے رہے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے آپ کو
قادیان بلوا لیا۔ اور آپ دوبارہ بطور ہیڈ کلرک صدر انجمن احمدیہ
کام کرنے لگے۔ اس زمانہ میں آپ نے کسی شخص کی ضمانت دی ہوئی
تھی وہ شخص برما کی طرف بھاگ گیا مجبوراً آپ کو برما جانا پڑا
وہاں آپکو جوتش اور نجوم کا شوق پیدا ہوا۔ کیونکہ آپ کو علم
حاصل کرنے کا بیحد شوق تھا۔ چنانچہ دو سال تک وہاں علم نجوم
میں مہارت حاصل کی جب وہ آدمی نہ مل سکا تو آپ واپس آ گئے۔

اُس وقت
آپ نے اپنا مکان "نور منزل" جو محلہ دارالفتوح میں واقع تھا

دو ہزار روپے پر رہن رکھ کر وہ ضمانت کی رقم ادا کی یہ مکان

اب بھی قادیان میں موجود ہے۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

اور آپ کو یتیموں اور بیواؤں کی خدمت کا بڑا شوق تھا

اور ہمیشہ یتیموں کی پرورش کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔

بہت سے خاندان جو قادیان میں رہتے تھے آپ نے اُن کی

ہمیشہ دل و جان سے خدمت کی۔ آپ نے اولاد کی خاطر

یکے بعد دیگرے تین شادیاں کیں۔ مگر ہم نے دیکھا کہ انصاف

آپ پر ختم تھا۔ میں اور میرا بھائی عبدالحیٔ بھی والدین کے

فوت ہونے پر آپ کے پاس رہتے تھے۔ خُدا جانتا ہے کہ آپ

نے ہمیں کبھی محسوس نہیں ہونے دیا کہ ہمارے والدین نہیں ہیں۔

ہم دونوں بہن بھائی کی شادیاں بھی آپ نے کیں۔

پارٹیشن کے بعد آپ کوئٹہ چلے گئے۔ جہاں آپ گورنر بلوچستان

(لاٹ صاحب) کے دفتر میں لائبریرین لگ گئے۔ آپ نماز روزے

کے بہت پابند تھے وقت پر نماز ادا کرتے اور تہجد بہت پابندی سے

اور خاموشی سے ادا کرتے۔

ملازمت کے دوران نمازوں کے اوقات میں اپنی نماز ادا کرتے۔ بعض لوگوں نے لاٹ صاحب کے پاس شکایت کی کہ وہ نمازیں پڑھتے رہتے ہیں۔ جس پر صاحب موصوف ایک دن خود لائبریری گئے اُس وقت بھی آپ نماز میں مصروف تھے صاحب بہادر ایک کرسی پر بیٹھے رہے۔ جب آپ نے نماز ختم کی تو صاحب بہادر نے ایک کتاب مانگی جو آپ نے سیڑھی لگا کر اُوپر سے اُسی وقت کتاب اُتار دی اور ساتھ ہی رجسٹر سامنے رکھ دیا کہ دستخط کر دیں۔ اُس نے آپ کا سارا حساب دیکھا۔ اُس وقت معلوم ہوا کہ یہ لاٹ صاحب بہادر ہیں۔ اُس نے رجسٹر پر لکھا کہ یہ شخص اپنے کام کا ماہر ہے۔ اور عبادت کرنا اُس کا اپنا کام ہے۔ صاحب بہادر نے پوچھا کہ آپ کو کیسے اتنی دور رکھی ہوئی کتاب کا علم ہوتا ہے آپ نے جواب دیا کہ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے جو میری رہنمائی کرتا ہے۔

آپ کو اپنے خدا پر بڑا توکّل تھا بات کرتے تو یوں لگتا کہ اللہ تعالےٰ کو سامنے دیکھ رہے ہیں جب کوئی بات سمجھاتے تو ایسے انداز میں جو سینہ میں اُترنے والی ہوتی تھی۔

محلّہ کے بچّوں سے پیار سے ملتے اکثر بچّے آپ کو دیکھتے تو
کہتے بابا جی آئے اور بابا جی بابا جی کہتے ہوئے اکٹھے ہو جاتے۔
آپ ہر ایک بچّہ سے ملتے اور کوئی نیکی کی بات بتاتے۔
آپ کے احمدی ہونے پر آپکے باپ نے بہت مخالفت کی مگر
آپ سچائی پر قائم رہے جس کے نتیجہ میں آپ کے
والد صاحب اور سارے خاندان نے ایک ساتھ بیعت کر لی الحمدللہ

قبلہ ماموں جان نے کوئٹہ میں وفات پائی اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلیہِ رَاجِعُون
اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے خورشید صاحب نے اُن کو ربوہ پہنچایا
آپ کا وصیت نمبر 313 تھا۔ اور بموجب وصیت بہشتی مقبرہ ربوہ
میں دفن ہوئے۔ آپ کی دو بیویاں محترمہ الٰہی بی بی صاحبہ اور
اختر النساء صاحبہ بھی بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

؎ اے خدا بر تربت اُو بارش رحمت ببار
داخلش کُن از کمال فضل در بیت النعیم